واعظ الجمعہ

حدودُ اللہ سے فرار اور اس کے نقصانات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبدالرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حدودُ اللہ سے فرار اور اس کے نقصانات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حدودُ اللہ سے مراد

برادرانِ اسلام! حد کی جمع حُدود ہے، حُدودُ اللہ سے مراد شریعتِ مطہّرہ میں وہ معیّن سزا ہے، جسے اللہ ربّ العالمین نے اپنا حق قرار دے کر مقرّر فرمایا، قصاص اور تعزیر کا شمار حُدود اللہ میں نہیں ہوتا[1]؛ کیونکہ قصاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نہیں بندے کا حق ہے، جبکہ تعزیر وہ سزا ہوتی ہے جو مقاصدِ شریعت کی حفاظت کے لیے حاکمِ وقت کی منشا وصوابدید پر مَوقوف ہے۔

حد جاری کرنے کا مقصد

مُعاشرے کو جرائم سے پاک رکھنے، لوگوں کی عزّت وناموس کی حفاظت کو یقینی بنانے، اور امن وامان کو بہتر بنانے کے مُعاملے میں حُدود اللہ کا بڑا عمل دخل ہے

---

(۱) انظر: "الهداية في شرح بداية المبتدي" كتاب الحدود، الجزء۲، صـ۳۳۹.

اس کی بڑی اہمیت ہے، حدود قائم کرنے سے مقصود لوگوں کو ایسے جرائم اور کبیرہ گناہوں سے باز رکھنا ہے، جن کے ارتکاب پر یہ سزائیں مقرّر کی گئی ہیں، ان سزاؤں کی مقدار شریعتِ مطہَّرہ کی جانب سے مقرّر ہے، اور ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی[1]۔

حُدودُ اللہ کی پاسداری کی فضیلت

عزیزانِ محترم! اللہ عزوجل اور حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اِطاعت وفرمانبرداری کرنا، اور حدودُ اللہ کی پاسداری ولحاظ رکھنا، مغفرت وبخشش، دنیا وآخرت کی کامیابی اور حُصولِ جنّت کا اہم ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[2] "یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا، اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رَواں ہیں، ہمیشہ اُن میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے!"۔

حُدود اللہ جاری کرنے کی فضیلت

حُدود اللہ کا جاری کرنا رحمتِ الٰہی کا مُوجب اور عوامی مفاد کا باعث ہے، حضرت سیّدنا سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «إِقَامَةُ حَدٍّ فِي الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا أَرْبَعِينَ يَوْماً!»[3] "زمین والوں پر ایک حد کا جاری کرنا، چالیس ۴۰ دن کی بارش سے بہتر ہے"۔

حدودُ اللہ پامال کرنے کی سزا

حضراتِ گرامی قدر! اللہ ورسول کے اَحکام کی نافرمانی، اور حُدود اللہ کی پامالی، روزِ

---

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" حدود کا بیان، اَحکامِ فقہیہ، حصّہ نہم ۹، ۲/۳۶۹، ملخصًا۔
(۲) پ ٤، النساء: ١٣.
(۳) "الأموال" لابن زنجويه، باب: فضل أئمّة العدل، ر: ١٦، صـ٦٧.

قیامت خواری اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾[1] "جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اور اس کی کُل حَدوں سے بڑھ جائے، اللہ اُسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا، اور اس کے لیے خواری (ذِلّت) کا عذاب ہے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾[2] "جو اللہ کی حَدوں سے آگے بڑھا، یقیناً اس نے اپنی جان پر ظلم کیا"۔

حدودُ اللہ میں رعایت کے لیے سفارش کی مُمانعت

حضراتِ ذی وقار! حُدود اللہ کا نفاذ کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجیے، کہ ان کی پامالی کرنے والے کے حق میں حاکمِ وقت کے پاس کسی قسم کی سفارش کرنا بھی سخت منع ہے، ایک بار قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنتِ اَسوَد نے چوری کی، یہ خاندان قریش میں عزّت ووَجاہت کا حامل خاندان تھا، لہٰذا لوگ چاہتے تھے کہ وہ عورت سزا سے بچ جائے اور مُعاملہ کسی طرح ختم ہو جائے، حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے منظورِ نظر تھے، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ اس مُعاملے میں رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مُعافی کی سفارش کیجیے، انہوں نے حضور نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مُعافی کی درخواست کی، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ناراض ہو کر فرمایا: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ الله» "اے اُسامہ! کیا تم اللہ کی حُدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتے

---

(١) پ٤، النساء: ١٤.

(٢) پ٢٨، الطلاق: ١.

ہو؟!" پھر مصطفی جانِ رحمت ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا!»(۱) "تم سے پہلے (بنی اسرائیل) اسی لیے تباہ وبرباد ہوئے، کہ وہ کمزوروں پر بلا تامّل حد قائم کردیتے، جبکہ اُمراء سے درگزر کرتے تھے، قسم ہے ربِ عظیم کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنتِ محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللهَ»(۲) "جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرنے میں حائل ہو، اس نے اللہ کی مخالفت کی!"۔

حُدود اللہ کو مُعاف کرنے کا اختیار

عزیزانِ مَن! حُدود اللہ کو مُعاف کرنے کا اختیار صرف اسی وقت تک ہے جب تک اس کا مقدّمہ حاکمِ وقت یا قاضی (جج) کے سامنے پیش نہ ہو، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ»(۳)

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب أحاديث الأنبياء، ر: ٣٤٧٥، صـ٥٨٦.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب القضاء، ر: ٣٥٩٧، صـ٥١٧.

(۳) المرجع نفسه، كتاب الحدود، ر: ٤٣٧٦، صـ٦١٥.

"حُدود کو آپس میں تم مُعاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدّمہ میرے پاس پیش نہ ہو، تمہیں مُعاف کرنے کا اختیار ہے) لیکن میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)"۔

حدودُ اللہ میں شمار کیے جانے والے جرائم

رفیقانِ مِلّتِ اِسلامیہ! جن جرائم پر حد کی سزا مقرّر ہے، ان کی تعداد پانچ ۵ ہے، اور وہ یہ ہیں: (۱) زِنا، (۲) شراب نوشی، (۳) حدِّ قذف (زِنا کی تہمت)، (۴) چوری، (۵) راہزنی۔

حُدود اللہ کے خلاف سیکولر اور لبرل طبقے کا بے بنیاد پروپیگنڈہ

حضراتِ گرامی قدر! سیکولر اور لبرل طبقہ (Secular and Liberal Class) ان جرائم پر مقرّر اسلامی سزاؤں کے خلاف دنیا بھر میں پروپیگنڈہ (Propaganda) کرتا، اور انہیں ظلم وستم گردانتے ہوئے غیر انسانی قرار دیتا ہے، یہود ونصاریٰ اور ان کے آلۂ کاروں کا حدود اللہ (اسلامی سزاؤں) کے خلاف تمام پروپیگنڈہ بے بنیاد، مذہبی تعصّب اور اِسلام دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے؛ کیونکہ انسانیت کے یہ نام نہاد علمبردار اگر غیر جانبداری کا مُظاہرہ کرتے، اور مذہبی تعصّب سے بالا تر ہو کر سوچتے، تو انہیں واضح طَور پر معلوم ہو جاتا، کہ دینِ اسلام میں حُدود اللہ کے نام پر جو سزائیں مقرّر کی گئی ہیں، وہ جرائم کی نَوعیت اور اُن کی روک تھام کے لحاظ سے بالکل دُرست ہیں!۔

حُدود اللہ میں شامل جرائم انسانیت کے مُنافی ہیں

علاوہ اَزیں ان سزاؤں کو غیرِ انسانی قرار دینے سے قبل پوری دنیا اور خاص طَور پر انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیموں کو اس اَمر پر بھی خوب غَور کر لینا چاہیے، کہ دینِ اسلام نے جن جرائم پر یہ سزائیں مقرّر کی ہیں، کیا وہ انسانیت کے زُمرے میں آتے

ہیں؟کیا زِنااور بدکاری جیسے گناہِ کبیرہ کا اِرتکاب، شراب نوشی کر کے مُعاشرے کو اَخلاقی بے راہ رَوی کی ڈگر پر ڈالنا، کسی بے گناہ مسلمان پر زِنا کی تہمت لگاکر دو۲ خاندانوں میں باہم پھُوٹ ڈالنا، کسی کا مال واَسباب چوری کرنا، یا ڈاکہ وراہزنی کر کے کسی کو لُوٹ لینا، اور لوگوں میں خوف وہَراس پھیلانا انسانیت ہے؟! ان جرائم پر اسلامی سزاؤں کی مخالفت کرنا، کیا صریح طَور پر مجرِموں کی پُشت پناہی اور حَوصلہ افزائی کرنے کے مترادِف نہیں؟!

زِنا کی حُرمت

حضراتِ محترم! زِنا وہ جرم ہے جس کا شمار حُدود اللہ میں ہوتا ہے، قرآن وحدیث میں متعدّد مقامات پر اس کی مُمانعت فرمائی گئی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا﴾[1] "بدکاری کے پاس بھی مت جاؤ! یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُرا راستہ ہے"۔

جو لوگ بدکاری جیسے رذیل کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں، قرآنِ پاک میں انہیں حد سے گزر جانے والا قرار دیا گیا ہے، اللہ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴾[2] "جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں (wives) یا باندیوں (لَونڈیوں) سے ان پر ملامت نہیں، اور جو اس کے سوا کچھ اَور چاہے تو وہ حَد سے گزر جانے والے ہیں!"۔

---

(۱) پ۱۵، بني إسرائيل: ۳۲.

(۲) پ۱۸، المؤمنون: ۵-۷.

زِناکاری کی شرعی سزا

جانِ برادر! جس مرد اور عورت نے اللہ تعالی کی مقرّر کردہ حد کو پامال کیا، اور زِنا کا ارتکاب کیا، اُن پر شرعی حد قائم کی جائے گی، زانی مرد اور عورت اگر آزاد اور غیر شادی شدہ ہوں، تو ان میں سے ہر ایک کو سو ۱۰۰ کوڑے مارے جائیں گے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾(۱) "عورت زانیہ اور مَرد زانی ان میں ہر ایک کو سو ۱۰۰ کوڑے مارو، اور تمہیں اللہ کے دین میں ان پر ترس نہ آئے، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو!"۔

اگر زانی مرد اور زانیہ عورت آزاد اور شادی شدہ ہوں، اور زِنا کا فعل، حمل یا اقراری بیان، یا گواہوں کے بیان سے ثابت ہو، تو انہیں رَجم (سنگسار) کیا جائے گا، اور ان کی موت واقع ہونے تک انہیں پتھر مارے جائیں گے۔ حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: «وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ الله حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ البَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الحَبَلُ، أَوِ الاعْتِرَافُ»(۲) "سنگسار کرنا کتابُ اللہ میں اس پر حق ہے جو زِنا کرے اور شادی شدہ ہو، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیہ کہ گواہی ثابت ہو، یا حمل یا اقرار ہو"۔

حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

---

(۱) پ۱۸، النّور: ۲.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الحدود، ر: ٦٨٣٠، صـ١١٧٧.

نے ارشاد فرمایا: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلاً، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِئَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، جَلْدُ مِئَةٍ وَالرَّجْمُ»[1] "(زِنا کی سزا کا حکم) مجھ سے لے لو! مجھ سے لے لو! اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے طریقہ مقرّر فرما دیا، کنوارا مرد کسی کنواری عورت سے زِنا کرے تو (بطورِ حد) سو۱۰۰ کوڑے اور (بطورِ تعزیر) ایک سال کی جلاوطنی، شادی شدہ مرد کسی شادی شدہ عورت سے (زِنا) کرے، تو سو۱۰۰ کوڑے اور سنگساری کی سزا (بطورِ حد ہے)"۔

زِناکاری کے نقصانات

میرے محترم بھائیو! زِناکاری ایک فعلِ شنیع اور گھناؤنا جرم ہے، اس کا ارتکاب دنیا اور آخرت میں تباہی، بربادی اور ہلاکت کا باعث ہے، اس فعلِ بد کے متعدِّد نقصانات ہیں، اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ زانی اور زانیہ جس وقت اس فعلِ حرام کے مُرتکب ہوتے ہیں، ایمان ان کے سینوں سے نکل جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ»[2] "زانی جس وقت زِنا کرتا ہے مؤمن نہیں رہتا"۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی ایک اَور روایت میں ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ»[3] "جب آدمی زِنا کرتا ہے تو اُس

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الحدود، ر: ٤٤١٤، صـ٧٤٩.

(٢) المرجع نفسه، كتاب الإيمان، ر: ٢٠٢، صـ٤٥.

(٣) "سنن أبي داود" كتاب السُنّة، ر: ٤٦٩٠، صـ٦٦٢.

سے ایمان نکل کر اس کے سر پر مثلِ سائبان کے ہو جاتا ہے، جب اس فعلِ بد سے جدا ہوتا ہے تب اُس کی طرف ایمان لَوٹ آتا ہے"۔

زِناکاری عذابِ الٰہی کے نُزول کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ الله»[1] "جس بستی میں زِنا اور سُود عام ہو جائے، تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا"۔

زانیہ عورت رحمتِ الٰہی اور جنّت میں داخلے سے محروم رہے گی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ انہوں نے نبئ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ الله فِي شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ»[2] "جو عورت کسی قوم میں اُسے داخل کر دے جو اُس قوم سے نہ ہو (یعنی اُس عورت نے بدکاری کی، جس کے نتیجے میں اُسے اولاد ہوئی) تو رحمتِ الٰہی میں اُس کا کوئی حصہ نہیں، اور نہ ہی اللہ تعالی اُسے جنّت میں داخل فرمائے گا"۔

علاوہ اَزیں زِنا کے باعث جنسی تشدّد کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہے، خواتین کی عزّت غیر محفوظ ہو جاتی ہے، اور انہیں جنسی طَور پر ہَراساں (Harassment) کرنے کے واقعات بڑھ جاتے ہیں، اَخلاقی طَور پر مُعاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، جنسی زیادتی کی صورت میں پکڑے جانے کے خوف سے متاثرہ لڑکی کو قتل کرنے کے واقعات بھی آئے روز اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) میں

---

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب البيوع، ر: ٢٢٦١، ٣/ ٨٥٥.

(٢) "سنن أبي داود" باب التغليظ في الانتفاء، ر: ٢٢٦٣، صـ٣٢٨.

رپورٹ ہوتے رہتے ہیں، اگر ہم نے حُدود اللہ کے نفاذ سے راہِ فرار اختیار نہ کی ہوتی، اور زِناکاروں پر حدِّ شرعی قائم کی ہوتی، انہیں اسلامی قوانین کے مُطابق سزائیں دی ہوتیں، تو آج ہمارے مُعاشرے میں زِناکاری کے واقعات میں اتنی تیزی سے اضافہ نہ ہوتا!۔

آج بھی اسلامی ممالک میں جنسی ہَراسانی (Sexual Harassment) خواتین کے ساتھ اجتماعی زیادتی اور زِناکاری کے واقعات، امریکہ اور یورپی ممالک (European Countries) کی نسبت بہت کم ہیں، جبکہ امریکہ اور یورپی ممالک کی صورتحال بہت ہی اَبتر ہے، "ٹرکی (Turkey) کی قومی اسمبلی کے "عورت مرد مُساوی مواقع کمیشن" کی رپورٹ کے مطابق، یورپی یونین ممالک میں ۱۵ سال سے بڑی ہر تین ۳ عورتوں میں سے ایک عورت، مَردوں کے ہاتھوں جسمانی یا جنسی تشدّد کا سامنا کر رہی ہے"[۱]۔

شراب نوشی کی حُرمت

حضراتِ گرامی قدر! شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ اور شیطانی کام ہے، اس سے بچنا ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[۲] "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت اور جُوئے کے تیر چلانا ناپاک شیطانی کام ہیں، تو اِن سے بچتے رہنا؛ تاکہ تم فلاح پاؤ!"۔

یہ ایک ایسا جرم ہے جس کے مرتکب کو کوڑے مارنے کا حکم ہے، حضرت سیّدنا مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ

---

(۱) "یورپ دنیا میں عورت پر مَظالم میں بھی سب سے آگے "آواز" ۲۳ جنوری ۲۰۲۰ء۔

(۲) پ۷، المائدة: ۹۰.

شَرِبَ الخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ»[1] "جو شراب پیے اُسے کوڑے مارو!"۔

شراب نوشی کی سزا شریعتِ مطہَّرہ میں اسّی ۸۰ کوڑے مقرّر ہے، حضرت سیّدنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ الله ﷺ، وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْراً مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ»[2] "حضور ﷺ کے مبارک زمانہ، اور حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ خلافت کے ابتدائی زمانہ میں، جب کوئی شرابی لایا جاتا، ہم اپنے ہاتھوں، جُوتوں اور چادروں سے اُسے مارتے تھے، پھر حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دَورِ خلافت کے آخر زمانہ میں چالیس ۴۰ کوڑے مارے، پھر جب لوگوں میں سرکشی (زیادہ) ہوگئی تو انہیں اَسی ۸۰ کوڑے مارنے لگے"۔

شراب نوشی کے نقصانات

برادرانِ اسلام! شراب نوشی کے متعدّد دینی ودُنیوی نقصانات ہیں، اس کا بنانا، پینا پلانا اور خرید وفروخت کرنا، اللہ کی رحمت سے دُوری کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»[3] "اللہ تعالی نے شراب، اُسے پینے

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الحُدود، ر: ١٤٤٤، صـ٣٥٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الحدود، ر: ٦٧٧٩، صـ١١٦٩.

(٣) "سُنن أبي داود" كتاب الأشرِبة، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.

والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، نچوڑنے والے، جس کے لیے نچوڑی جائے، اُٹھانے والے اور جس کے لیے اُٹھائی جائے، سب پر لعنت فرمائی ہے!"۔

شراب اُمُّ الخبائث اور انتہائی مہلِک اور خطرناک چیز ہے، اسے پینے کے بعد انسان بڑے سے بڑے گناہ کا اِرتکاب بھی آسان سمجھنے لگتا ہے، شراب صحت وعقل کی بربادی اور بے شمار غلط کاریوں کا باعث ہے، شرابی جُرم اور بے حیائی کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے، اس کے جگر اور گردے خراب ناکارہ ہوجاتے ہیں، اس میں کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے، چہرے کی رَعنائی ختم ہوجاتی ہے، اور انسان کے بگاڑ میں اِضافہ ہوتا ہے، خون میں شراب کی آمیزِش ہوجاتی ہے، اور ایسے لوگ دیگر جرائم میں بھی ملوَّث ہو جاتے ہیں۔

قذف (زِنا کی تہمت لگانے) کی مُمانعت

عزیزانِ مَن! کسی نیک پارسا مسلمان مرد یا عورت پر، بغیر ثبوت اور گواہوں کے زِنا کی تہمت لگانا ایک بہت بڑا جرم ہے، اللہ ربّ العالمین نے ایسا کرنے سے منع فرمایا، اور اس جرم کی بھی حدِّ شرعی کے تحت سزا بیان فرمائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[1] "جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں، پھر چار ۴ گواہ نہ لائیں (تو) ان کو اَسی ۸۰ کوڑے مارو، اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ لوگ فاسق ہیں، مگر وہ کہ اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی حالت درست کرلیں، تو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے!"۔

(١) پ١٨، النّور: ٤، ٥.

زِنا کی تہمت لگانے کی سزا

حضرت ابنِ مسیّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جس نے اپنی باندی پر زِنا کی تہمت لگائی، اسے روزِ قیامت لوہے کے اَسی ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے!""[1]۔

تہمتِ زنا کے مُعاشرتی نقصانات

حضراتِ ذی وقار! زِنا کی تہمت لگانے کو شرعی اِصطلاح میں "قَذف" کہتے ہیں، یہ کبیرہ گناہ ہے اور اس کے متعدِّد نقصانات ہیں، زِنا کی تہمت لگانے کے باعث متاثرہ فریق کی شدید دل آزاری ہوتی ہے، ان کی عزّتِ نفس پامال ہوتی ہے، مُعاشرے میں لوگ ان کے خلاف طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں، اور ان کے کردار پر انگلیاں اٹھاتے ہیں، متاثر مرد اور عورت کے خاندانوں میں باہم رنجش وناراضگی جنم لیتی ہے، دونوں طرف کے لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جاتے ہیں، اور بسااَوقات یہ دشمنی نسل دَر نسل منتقل ہوتی رہتی ہے۔

چوری کی ممانعت

عزیزانِ محترم! خفیہ اور پوشیدہ طَور پر کسی دوسرے کی چیز لے لینا چوری ہے[2]، دینِ اسلام ہمیشہ چوری سے روکتا، اور دوسروں کے جان، مال اور عزّت وآبرُو کی حفاظت کا درس دیتا ہے، چوری حرام، ناجائز اور دوسروں کی حق تلفی ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے چوری سے بچنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْــٴًـا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ

---

(۱) "مُصنَّف عبد الرزّاق" کتاب العقول، ر: ۱۷۹۷۱، ۹/ ٤٤۹.

(۲) انظر: "الهداية" كِتابُ السَّرقة، الجزء ۲، صـ٤٠۷.

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ﴾[1] "اے نبی! جب آپ کے حضور مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو حاضر ہوں، کہ اللہ تعالی کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (یعنی مَوضعِ ولادت) میں اُٹھائیں، اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی، تو ان سے بیعت لو اور اللہ تعالی سے ان کی مغفرت چاہو!"۔

چوری کی سزا

جانِ برادر! چوری کتنا بڑا جرم ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ ربّ العزّت عَزَّوَجَلَّ نے اس جرم کو حُدود اللہ میں داخل فرمایا، اور اس کا ارتکاب کرنے والے پر حدِّ شرعی یعنی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾[2] "جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو، ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "پہلی مرتبہ (۱۰ درہم یا اس سے زائد مالیت) کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا، پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں، اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کرے۔ چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے، اور مالِ

---

(۱) پ۲۸، الممتحنة: ۱۲.

(۲) پ٦، المائدة: ۳۸.

مَسروق (چوری شدہ مال) موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب ہے، اور اگر وہ ضائع ہو گیا تو ضَمان (تاوان) واجب نہیں"[1]۔

راہزنی (ڈاکہ) کی حُرمت

حضراتِ گرامی قدر! راستوں میں لُوٹ مار کرنا راہزنی ہے، یہ چوری سے بھی بڑا جُرم ہے، اللہ جَلّ جَلالُہٗ نے اس جُرم کی مذمّت میں ارشاد فرمایا: ﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴾[2] "وہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں، اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، ان کا بدلہ یہی ہے کہ گِن گِن کر قتل کیے جائیں، یا سُولی دیے جائیں، یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں، یا زمین سے دُور کر دیے جائیں، یہ دنیا میں ان کی رُسوائی ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے!"۔

راہزن کی سزا

حُدود کے طَور پر راہزن کے لیے متعدِّد سزائیں ہیں، کونسی سزا کا اِطلاق کس صورت میں ہوگا، اس سلسلے میں بعض شرعی مسائل حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "(راہزن نے) اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں"[3]۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۶، المائدہ، زیرِ آیت:۳۸، ص۲۱۹۔

(۲) پ٦، المائدة: ٣٣.

(۳) "بہارِ شریعت" راہزنی کا بیان، حصہ نہم ۹، ۲/۴۲۳۔

(۲) "(راہزنی کرنے والے) اگر چند لوگ ہوں، اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصّہ میں دس ۱۰ درہم یا اس قیمت کی چیز آئے، تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں"[۱]۔

(۳) "اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذِمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو، تو قتل کیے جائیں"[۲]۔

(۴) "(راہزن نے) اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو، تو بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے، (۲) یا سُولی دے دے، (۳) یا ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے، پھر اس کی لاش کو سُولی پر چڑھا دے، (۴) یا صرف قتل کر دے، (۵) یا قتل کر کے سُولی پر چڑھا دے، (٦) یا صرف سُولی دے دے۔ یہ چھ ٦ طریقے ہیں جو چاہے کرے"[۳]۔

(۵) "اور اگر صرف سُولی دینا چاہے تو اسے زندہ سُولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک (مار) دیں"[۴]۔

(٦) "(راہزن) جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین ۳ دن تک اُس کا لاشہ سُولی پر رہنے دیں، پھر چھوڑ دیں؛ کہ اُس کے وُرَثہ دفن کر دیں"[۵]۔

---

(۱) ایضًا۔

(۲) ایضًا۔

(۳) ایضًا۔

(۴) ایضًا۔

(۵) ایضًا۔

اسلامی سزاؤں میں پوشیدہ حکمت

میرے محترم بھائیو! چوری اور راہزنی (ڈاکہ) سمیت تمام اسلامی سزاؤں کا مقصد اور پوشیدہ حکمت، مُعاشرے سے جرائم کا خاتمہ ہے، تاریخ گواہ ہے کہ جن جن ممالک میں اسلامی سزاؤں کا عملی طَور پر نفاذ رہا، اور حُدود اللہ کی پاسداری کی جاتی رہی، وہاں جرائم کی شرح نہ ہونے کے برابر رہی، حضور نبئ کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارکہ اَدوار میں حُدود اللہ کا عملی نفاذ رہا، اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سرِعام سزا دی جاتی رہی؛ تاکہ لوگ مجرِم کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور جرائم سے باز رہیں۔ حضرت سیّدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ»[1] "رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، تو اُس کا ہاتھ کاٹا گیا، پھر رسولِ کریم ﷺ کے حکم پر کٹا ہوا ہاتھ اُس چور کی گردن میں لٹکا دیا گیا"۔

حُدود اللہ سے فرار کے مُعاشرے پر منفی اثرات

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! جیسے جیسے ہم اسلامی تعلیمات سے دُور ہوتے گئے، سیکولرازم (Secularism) کے پروپیگنڈہ (Propaganda) کا اثر ہم پر گہرا ہوتا رہا، دجّالی میڈیا سے متاثر ہو کر ہم مغربی کلچر (Western Culture) کا رنگ ڈھنگ اپنانے لگے، اور ہمارے اندازِ فکر پر نام نہاد انسانیت کا بھوت سوار ہو گیا، تب ہم لوگ حُدود اللہ سے راہِ فرار اختیار کرنے لگے، فحاشی، بے حیائی اور بدکاری کو ہم نے آزادی اور روشن خیالی کا نام دے دیا، شراب نوشی تفریحِ طبع اور زندہ دلوں کا مشغلہ قرار پایا، زِنا کی تہمت

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الحدود، ر: ١٤٤٧، صـ٣٥١.

لگانے کوہنسی مذاق کی نذر کر دیا گیا، چوری اور راہزنی کی وارداتوں پر خاطر خواہ سزائیں نہ دے کر عملی طَور پر مجرِموں کی حوصلہ افزائی کی گئی، نتیجۃً آج ہمارا مُعاشرہ جرائم کا گڑھ بن چکا ہے۔

زِنا کاری اور جنسی تشدّد اور زیادتی کے واقعات آئے روز میڈیا(Media) میں بریکنگ نیوز (Breaking News) کا حصہ تو ضرور بنتے ہیں، لیکن ان کے خلاف نہ تو کوئی خاطر خواہ ایکشن (Action) لیا جاتا ہے، اور نہ ہی کوئی نتیجہ برآمد ہوتا ہے، اگر مُعاملہ کسی سیاستدان یا وڈیرے کی ریپوٹیشن (Reputation) کا ہو تو اندر ہی اندر ساز باز کر کے مقدّمہ کو نپٹا دیا جاتا ہے، اور فائل سرد خانے کی نذر کر دی جاتی ہے، یا پھر سِرے سے ریکارڈ(Record) ہی غائب کر دیا جاتا ہے۔

شراب نوشی ہمارے مُعاشرے کو اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر رہی ہے، یہ لَت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اب تو اسے برائی سمجھنے والے بھی ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ فیس بک (Facebook) اور دیگر سوشل میڈیا ایپس (Apps) کے ذریعے ایڈیٹنگ (Editing) کر کے عزّت دار گھرانوں کی بہو بیٹیوں کی فیک ویڈیوز (Fake Videos) بنا کر انہیں وائرل (Viral) کرنا، مسلمان بچیوں کی عزّت کو پامال کرنا، اور انہیں بلیک میل (Black Mail) کرنا ہمارے مُعاشرے میں اب اس قدر عام ہو چکا ہے، کہ لوگ اس کی مذمّت کرنے کے بجائے اس سے لُطف اندوز ہوتے، اور کسی تحقیق کے بغیر اپنے یار دوستوں کے ساتھ بھی شیئر (Share) کرتے ہیں، یہ انتہائی معیوب اور نامناسب اَمر ہے۔

اسی طرح چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں اس قدر عام ہو چکی ہیں، کہ اب چور اور راہزن گاؤں، دیہاتوں اور سنسان مقامات کو چھوڑ کر، دن دہاڑے شہروں میں لوگوں کو اسلحہ کے زور پر روکتے ہیں، ان کا مال واَسباب لوٹتے ہیں، گاڑی یا

موٹر سائیکل (Bike) چھینتے ہیں، پھر مظلوم کو بلاوجہ گولی مار کر فرار ہو جاتے ہیں، اگر ہم نے حُدود اللہ سے راہِ فرار اختیار نہ کی ہوتی، اور نظامِ الٰہی کو حقیقی معنی میں نافذ کیا ہوتا، تو مُعاشرے میں جرائم کی شرح اس قدر نہ بڑھتی !۔

بحیثیت مسلمان ہماری ذمّہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمیں چاہیے کہ اسلامی سزاؤں کو عملی طَور پر نافذ کریں، اور اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ ہم مسلمان ہیں، اور ایک مسلمان کے لیے اللہ ربّ العالمین کے دیے ہوئے نظام سے بہتر کوئی نظام یا قانون نہیں۔ اور جو امریکہ اور یورپ (Europe) آج ہمیں انسانیت کا درس دینے کی کوشش کر رہے ہیں، بحیثیت مسلمان سب پر لازم ہے کہ ہم انہیں دینِ اسلام کے رحمت والے نظام سے آگاہ کریں، اور انہیں یہ بتائیں کہ دینِ اسلام کی تعلیمات سے بڑھ کر کوئی اَور درسِ انسانیت کیا ہو سکتا ہے؟! جس وقت لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر رہے تھے، اور یورپ جہالت وگمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک رہا تھا، جب اُن کے ہاں انسانی حقوق کا کوئی تصوُر ہی نہیں تھا، اس وقت اسلام ہی وہ واحد دین تھا جس نے لوگوں کو شُعور بخشا، انہیں جینے کا ڈھنگ سکھایا، انہیں بیٹیوں کی قدر و منزلت سے آگاہ کیا، ان کے بنیادی حقوق بیان کیے، اور اپنے پیرو کاروں کو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پابند بنایا، انہیں بلاامتیازِ مذہب انسانی جان کی اہمیت سے آگاہ کیا، انہیں شراب نوشی کے نقصانات بتائے، انہیں تہمتِ زنا سے روک کر خاندانوں کو باہم لڑنے جھگڑنے اور ٹوٹنے سے بچایا، اور انہیں چوری اور ڈاکے سے توبہ کرا کر لوگوں کی عزّت وناموس کا مُحافظ بنادیا، لہذا اگر ہم اپنے مُعاشرے کو ان جرائم سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں، اور ایک صالح مُعاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں، تو ہمیں حُدود اللہ کا نفاذ کرنا ہوگا، اور اس کی اہمیت، ضرورت اور فوائد کو سمجھنا ہوگا!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں شرعی حُدود کا لحاظ رکھنے، اور پاسداری کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمیں زِنا کاری بدکاری سے بچا، شراب نوشی کی لَت سے محفوظ فرما، اپنے مسلمان بھائی بہنوں پر زِنا کی تہمت لگانے سے بچا، چوری چکاری اور راہزنی (ڈاکہ) کی عادتِ بد سے محفوظ فرما، اسلامی تعلیمات اپنانے کی توفیق مرحمت فرما، اور ہمارے حکمرانوں کو حُدود اللہ کا عملی طَور پر نفاذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.